سیّد مسیح الحسن

"کتابِ مقدّس"
پر
مولانا ابوالکلام آزاد کے چند حواشی

[بعض اہل علم کی عاداتِ مطالعہ میں یہ بات شامل ہے کہ وہ زیرِ مطالعہ کتاب کے اہم اقتباسات، جملوں یا الفاظ و تراکیب کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے نیچے یا صفحے کے ایک کنارے پر عمودی لکیر کھینچ دیتے ہیں۔ بعض اوقات یادداشت کے لیے خط کھینچنے کے ساتھ ساتھ حواشی بھی لکھ دیتے ہیں۔ اہلِ علم کا یہ روّیہ ان کتابوں کے لیے بالخصوص ہوتا ہے جن سے انہیں استفادہ کرنا ہوتا ہے یا ان پر نقد و تبصرہ لکھنا ہوتا ہے۔ اس انداز سے پڑھی گئی کتاب بعض اوقات دوسرے قاری کے لیے باعثِ کشش نہیں رہتی مگر حواشی لکھنے اور لکیریں لگانے والے کے لیے اپنے زیرِ مطالعہ نسخے کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔ اسے وہی کتاب دوبارہ بالاستیعاب پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اور صرف اپنے حواشی اور اشارات پر نظر ڈالنے سے کتاب کے مطالب اس پر واضح ہو جاتے ہیں۔ کئی اہلِ علم نے اپنی ان کتابوں کے ضائع ہو جانے پر ازحد افسوس کا اظہار کیا ہے جو ان کے زیرِ مطالعہ رہ چکی تھیں اور ان کی یادداشتوں سے مزیّن تھیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد ماضی قریب کے معروف عالم تھے اور ان کی نظر جدید و قدیم پر بڑی وسیع تھی۔ ان کی سیاسی زندگی میں جب دینی عنصر کمزور پڑ گیا تھا، اس وقت بھی وہ تفسیر قرآن لکھ رہے تھے۔ دوسرے لفظوں میں ان کے دینی مطالعہ میں کمی واقع نہیں ہوئی تھی۔ مولانا آزاد کو زیرِ مطالعہ کتاب پر لکھنے اور لکیریں کھینچنے کی عادت تھی۔ ان کی دس گیارہ ہزار کتابوں کا ذخیرہ انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز دہلی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ اس ذخیرے میں فلسفہ و مذہب، تذکرہ و تاریخ، جغرافیہ اور ادب کی ۷۴ ایسی کتابیں ہیں جن پر مولانا آزاد کے حواشی مندرج ہیں۔ کتابیں اردو، عربی، فارسی اور انگریزی میں ہیں۔

جناب سیّد مسیح الحسن نے ان کتابوں پر مولانا ابوالکلام آزاد کے حواشی اور یادداشتوں کو "حواشی ابوالکلام آزاد" [دہلی: اردو اکادمی (مارچ ۱۹۸۸ء)] کے نام سے مرتّب کر دیا ہے۔ مولانا آزاد کے حواشی سے مزیّن ان کتابوں میں "کتابِ مقدّس" کے ساتھ حسب ذیل کتابیں مطالعہ مسیحیت سے متعلق ہیں۔

* Du Jarric, P.,Akbar and the Jesuits: An Account of the Jesuit Missions to the Court of Akbar. [tr. by C.H.Payne], London: George Routledge (1926)
* Marston, C., The New Knowledge About the Old Testament, London: Eyre and Spottishwood (1933)
* Marston, C., The Bible is True, London: Eyre and Spottishwood (1934)
* Renan, E., The Life of Jesus, London: J.M. Dent (1934)

اکبر کے عہد میں جیسوٹ پادریوں کی مغل دربار میں آمد کے بارے میں بہت کچھ شائع ہوچکا ہے۔ خود پادریوں کی یادداشتیں موجود ہیں جو اکبر کے بارے میں ان کی خوش فہمیوں پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔ نیز مذہبی جوش رکھنے والے مبلغوں نے بعد میں یہ بھی مشہور کر دیا کہ اکبر کے دربار میں مسیحیت نے جڑ پکڑلی تھی اوراس کی اہلیہ "مریم زمانی" مسیحی تھیں۔ مولانا آزاد نے ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون لکھ کر مسیحی اہل قلم کی اس غلط فہمی کو رفع کر دیا تھا کہ فارسی مؤرخین نے اکبر کی اہلیہ کے لیے مریم زمانی کے جو الفاظ لکھے ہیں، یہ اس کے مذہب کی جانب اشارہ نہیں ہیں اور اکبر کی کوئی مسیحی بیوی نہ تھی۔ مولانا آزاد کا یہ مقالہ حال ہی میں ماہنامہ "المعارف" (لاہور) نے شائع کیا ہے۔[1] اس حوالے سے مولانا آزاد کی The Akbar and Jesuits (اکبر اور یسوعی) سے دلچسپی قابل فہم ہے۔ یہ کتاب جو اولاً پرتگیزی میں لکھی گئی اور پھر انگریزی میں ترجمہ ہوئی، اس میں مؤلف یا مترجم نے بعض شہروں کے نام کچھ سے کچھ بنا دیے ہیں۔ اس کتاب کے حواشی میں مولانا نے شہروں کے نام صحیح شکل میں بخط فارسی لکھ دیے ہیں۔ بعض جگہوں پر کچھ افراد کا نام لیے بغیر ذکر کیا گیا ہے۔ مولانا نے "اکبر نامہ" (تالیف ابوالفضل) کے حوالے سے یا کتاب کا ذکر کیے بغیر متعلقہ افراد کے نام درج کر دیے ہیں۔ کہیں کہیں مؤلف کی اغلاط کی نشان دہی کی ہے۔ واضح رہے کہ انگریزی کی اس کتاب پر مولانا کے جملہ حواشی فارسی میں ہیں۔

ایک موقع پر مؤلف نے اکبر کے معتقدات پر لکھا ہے کہ[2] "فادر شویر نے منجملہ دوسری کتابوں کے "داستان مسیح"[3] بھی "اکبر کو سنائی جو فادر شویر نے فارسی میں قلم بند کی تھی۔ اکبر حضرت یسوع مسیح کے لیے زبردست عقیدت واحترام رکھتا ہے۔ جس کا اظہار اس نے ہمیشہ کیا۔ بعض اوقات وہ یہ بھی کہتا کہ ہمارے نجات دہندہ نے اپنے معجزات دکھائے ہیں۔ اندھوں کو بینائی دی اور مُردوں کو زندہ کیا وغیرہ کیوں کہ وہ ایک عظیم اور حیران کن طبیب تھے۔ یہ خیال اکبر کے ذہن میں مسلمانوں نے ڈالا ہے۔"

اس اقتباس پر مولانا آزاد کا حاشیہ "لطیف طنز" لیے ہوئے ہے کہ[4] "ایں مسکین را معلوم نہ بود کہ عقیدۂ اہلِ اسلام در باب معجزاتِ مسیح از مسیحیاں مختلف نیست۔"

کتابِ مقدّس (عہد نامۂ عتیق و جدید) سے متعلق چارلس مارسٹن کی کتاب پر محض معمولی اشارات ہیں۔ البتہ ان میں سے ایک کتاب پر جو ۱۹۳۴ء میں چھپی تھی، انگریزی میں A.K. Azad کے ساتھ ۳ مارچ ۱۹۳۵ء کی تاریخ درج ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ دونوں کتابیں ۱۹۳۵ء میں زیرِ مطالعہ رہی تھیں۔

ارنسٹ رینان کی The Life of Jesus [حیاتِ مسیح] کے ۲۴۴ صفحات میں سے صرف سات صفحات پر حواشی ہیں۔ ایک جگہ متن میں لفظ Peraklit استعمال ہوا تو مولانا نے حاشیے میں "فارقلیط" لکھ دیا ہے۔ ارنسٹ رینان کی تحریر پر مبنی مندرجہ ذیل یادداشت کتاب کے صفحہ ۱۸۴ پر درج ہے۔[۵]

یسوع بن سیراغ یا صیراش کہ چندیں پیش از مسیح بود"۔ مدیر]

حواشی

۱۔ محمد اکرام چغتائی، مولانا آزاد کی ایک نایاب تحریر، ماہنامہ "المعارف" (لاہور)، اگست - ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۷۵-۸۸

۲۔ اقتباس کا انگریزی سے اردو ترجمہ مدیر کے قلم سے ہے۔

۳۔ "داستانِ مسیح" سے متعلق ایک تعارفی مقالہ "عالم اسلام اور عیسائیت" کی آئندہ اشاعت میں شائع ہو رہا ہے۔

۴۔ سیّد مسیح الحسن، حواشی ابوالکلام آزاد، دہلی: اردو اکادمی (۱۹۸۸ء)، ص ۵۶۴

۵۔ ایضاً، ص ۱۹۴

"کتابِ مقدّس" کا جو نسخہ مولانا ابوالکلام آزاد کے زیرِ مطالعہ رہا، وہ پنجاب بائبل سوسائٹی، لاہور نے ۱۹۰۳ء میں شائع کیا تھا۔ "پرانا عہد نامہ" ۱۳۶۱ اور "نیا عہد نامہ" ۵۲۰ صفحات پر محیط تھا۔ "کتابِ مقدّس" پر مولانا آزاد کے جملہ حواشی جنابِ سیّد مسیح الحسن کی تالیف سے ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

صفحہ	متن / سیاق و سباق	حاشیہ آزاد
۷	کتاب پیدائش۔ آخری پیرے کی پہلی سطر میں خدا کے بیٹوں کا تذکرہ ہے۔	"خدا کے بیٹے کا پہلا استعمال

۱۵	تیرہویں باب کے پہلے پیرے کی آخری سطر میں ابراہیم کی قربان گاہ کا ذکر ہے۔	"مکہ"
۱۷	ابراہیم خدا سے شکوہ کر رہے ہیں کہ میں بے اولاد ہوں میرا وارث دنیا میں کون ہو گا۔ خدا نے جواب دیا کہ تو ستاروں کو گن، تیری اولاد اس طرح ہو گی۔ خدا نے مزید کہا کہ میں تجھ کو کسدیوں کے غول سے نکال لایا ہوں تاکہ تجھ کو ملک میراث میں دوں۔ ابراہیم نے پوچھا کہ میں یہ کیسے جانوں کہ میں اس کا وارث ہوں گا۔ خدا نے کہا کہ تین برس کی ایک بچھیا اور تین برس کی ایک بکری اور تین برس کا ایک مینڈھا اور ایک قمری اور ایک کبوتر کا بچہ میرے واسطے لا۔ پرندوں کو چھوڑ کر سب کے دو دو ٹکڑے کیے گئے۔ شکاری پرندے ان لاشوں پر اترے، ابراہیم نے ان کو بھگایا۔ پھر ابراہیم سے کہا گیا کہ تیری اولاد ایک دوسرے ملک میں پردیسی ہو گی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنے گی۔	"واقعہ احیاءِ طیر" "مصر میں غلامی"
۱۹	ابراہیم جب ننانوے برس کا ہوا تو خدا اس کو نظر آیا اور کہا کہ میں اپنے اور تیرے درمیان عہد کرتا ہوں اور یہ میرا عہد تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا تو بہت سی قوموں کا باپ ہو گا اور پھر تیرا نام ابرام نہیں بلکہ ابراہام ہو گا۔	"ابرھام"
۱۹	خدا نے ابراہیم سے کہا کہ میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کی پشت در پشت کے لیے عہد کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیری نسل کا خدا ہوں، میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا سارا ملک دیتا ہوں۔	"میثاق الٰہی"
۱۹	خدا نے ابراہیم سے کہا کہ اس کو اور اس کی نسل کو چاہیے کہ میرا عہد یاد رکھیں اور پشت در پشت ہر	"قال ومن ذريتي قال لاينال عهد الظالمين"

	لڑکے کا جو آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائے۔ اور جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے گا اور اس صورت میں میرا عہد ٹوٹ جائے گا۔	
۲۰	خدا نے ابراہیم سے کہا کہ تیری (بیوی سارہ) سے ایک لڑکا ہوگا اس کا نام اضحاق رکھنا اور اس سے میں اپنا عہد قائم کروں گا اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سنی۔ میں اس کو برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا۔	"بنواسماعیل"
۲۰	ابراہیم کے اپنے خیمہ کے دروازے پر بیٹھے ہونے اور تین مردوں کے آنے، ان کی تعظیم اور خاطر و مدارات کرنے کا تذکرہ ہے۔ آخر میں سارہ کے بطن سے لڑکا پیدا ہونے کی دلچسپ کہانی ہے۔	"حدیث ضعیف ابراہیم"
۲۶	ابتدائی چند سطروں میں فاران کے بیابان کا ذکر ہے۔	"فاران حجاز ہے۔"
۵۳	یوسف اپنے بھائیوں سے اپنا خواب بیان کر رہا ہے کہ اس نے سورج، چاند اور ستاروں کو دیکھا کہ وہ یوسف کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اس کے بھائیوں کو اس پر حسد ہوا لیکن باپ نے یہ بات یاد رکھی۔	"اعلم من اللہ مالا تعلمون"
۵۴	یوسف کو کنویں سے نکال کر اسماعیلیوں کے ہاتھ بیچ جانے کا تذکرہ ہے۔	"اسرائیلی اسماعیلی کی غلامی میں"
۸۱	کتاب خروج۔ موسیٰ کے مصر میں آنے اور معجزات دکھانے کا بیان ہے۔ موسیٰ فرعون سے کہہ رہے ہیں کہ خداوند نے اسرائیل کو بیٹا بلکہ پہلوٹھا فرمایا ہے۔	"بنی اسرائیل کو بیٹا کہا۔"
۲۷۸	کتاب استثناء۔ خبردار کیا جا رہا ہے کہ تو اپنے خدا سے ڈر اور اس کی بندگی کیا کر اور اس کے نام کی	"اس کے نام کی قسم کھایا کر بخلاف اس کے متیٰ ۵:۳۴ ملاحظہ طلب"

	قسم کھایا کر۔	
۳۰۳	بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی نے کوئی گناہ کیا ہو تو اس کا قتل واجب ہے۔ وہ مارا جائے اور درخت پر لٹکایا جائے لیکن لاش درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ اسی دن اسے دفن کر دیا جائے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے، خدا کا ملعون ہے۔	"جو پھانسی دیا جائے خدا کا ملعون ہے دیکھو گلتیوں کے نام خط ۳"
۵۶۹	سلاطین کی دوسری کتاب۔ ایلیا اور الیسع کے بیت ایل جانے اور دوسرے مقامات کا سفر کرنے کا بیان ہے۔ دوران سفر دریائے یردن پر پہنچے۔ ایلیا نے اپنی چادر کو لپیٹ کر پانی پر مارا۔ پانی دو حصوں میں منقسم ہو گیا۔ اور خشک زمین نمودار ہو گئی۔ جس پر سے وہ گزر گئے۔	"اگر مسیح دریا پر سے اترا تو کیا ہوا، ایلیا نے چادر سے دریا کو دو کر دیا۔"
۶۴۴	دوسرے پیرے کی ابتدائی تین سطروں میں دو نام آئے ہیں جو کہ اس طرح ہیں۔ (۱) "یہوسفط بن اخیلود مورخ" (۲) شوشا صافر"	"یوسفس" "شوفر"
۶۴۹	خدا نے داؤد سے کہا کہ تو نے زمین پر بہت خون ریزی کی ہے۔ اس لیے تجھ کو میرے لیے گھر نہ بنانا ہو گا بلکہ تجھ سے ایک بیٹا پیدا ہو گا وہ صاحب صلح ہو گا۔ سلیمان اس کا نام ہو گا، وہی میرے نام کے لیے ایک گھر بنا دے گا اور میرا بیٹا ہو گا اور میں اس کا باپ ہوں گا۔	"اللہ نے سلیمان کو اپنا بیٹا کہا اور خود کو باپ"
۶۵۷	داؤد اپنے امراء سے کہہ رہے ہیں کہ خدا نے میرے بیٹے سلیمان کو پسند کیا ہے، اس نے مجھ کو بتلایا ہے کہ تیرا بیٹا سلیمان میرے لیے گھر بنائے گا اور بارگاہیں تعمیر کرے گا کیونکہ میں نے اس کو چن لیا ہے کہ میرا بیٹا ہو گا۔	"سلیمان خدا کے فرزند ہیں۔
۸۹۱	خدا کہہ رہا ہے کہ میں نے اپنے بندے داؤد کو برگزیدہ کیا اور میرا ہاتھ اس کے ساتھ برقرار رہے	"داؤد کو خدا نے اپنا بیٹا پہلوٹھا کہا۔"

	گا۔ میں اس کا ہاتھ سمندر پر رکھوں گا۔ اور اس کا داہنا ہاتھ نہروں پر۔ وہ مجھے پکار کر کہے گا کہ تو میرا باپ میرا خدا اور میری نجات کی چٹان ہے۔ میں اسے اپنا پہلوٹھا بھی ٹھہراؤں گا۔	
۱۱۲۷	یرمیاہ نبی کی کتاب۔ اسرائیل اور افرائیم کا تذکرہ بڑی وضاحت سے کیا گیا ہے۔	"میں اسرائیل کا باپ ہوں افرائیم میرا پہلوٹھا ہے۔" "پیارا اور اس قدر پیارا فرزند جس کے لیے خدا کی انتڑیاں مروڑی جاتی ہیں۔"
۱۲۲۵	حزقی ایل نبی کی کتاب۔ آخری پیرے میں اس وادی کا ذکر ہے جو ہڈیوں سے پُر تھی اور ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے کہ خداوند ہڈیوں میں دوبارہ جان ڈال سکتا ہے۔	"كيف يحي الله بعد موتها"
۱۲۲۶	مُردوں کو قبروں سے باہر نکالنے اور روح پھونک کر زندہ کرنے کا تذکرہ ہے۔	"كيف يحي الله بعد موتها"
۱۲۴۸	دانی ایل نبی کی کتاب۔ بنوکد نصر کی حکومت کے دوسرے سال اس نے ایسا خواب دیکھا جس سے اس کا دل گھبرایا۔ اس نے ملک کے بہت سے فالگیروں، نجومیوں، جادوگروں اور کسدیوں کو طلب کیا اور کہا کہ تم مجھ کو میرا خواب بتلاؤ اور اس کی تعبیر بھی بیان کرو، ورنہ تم قتل کر دیے جاؤ گے۔ وہ تعبیر تو بتلا سکتے تھے لیکن کیفیت خواب بیان کرنے سے قاصر رہے۔ بادشاہ ناراض ہو گیا اور سب کو قتل کیے جانے کا حکم صادر کر دیا۔ سارے نجومیوں اور حکیموں کی تلاش شروع ہو گئی۔ دانی ایل اور ان کے رفقاء تک بھی نوبت آ گئی۔ دانی ایل نے خواب اور اس کی تعبیر دونوں بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ان کو بادشاہ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ دانی ایل نے کہنا شروع کیا کہ اے بادشاہ تو اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا	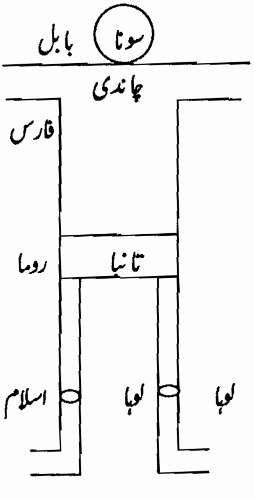 مٹی فولاد آمیز نشأۃ ثانیہ اسلام حتی یاتی امراللہ

	خیال کرنے لگا کہ آئندہ کیا ہوگا۔ خدا نے چاہا کہ وہ تجھ پر ظاہر کرے کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ تو نے خواب میں دیکھا کہ ایک مورت ہے جس کی صورت ہیبت ناک ہے۔ اس کا سر خالص سونے کا ہے۔ سینہ اور بازو چاندی کے، اس کا شکم اور رانیں تانبے کی، اس کی ٹانگیں لوہے کی اور اس کے پاؤں کچھ لوہے اور کچھ مٹی کے ہیں۔ بعد ازاں دانی ایل نے اس خواب کی تعبیر بتلائی اور کہا کہ آئندہ مختلف سلطنتیں قائم ہوں گی اور یکے بعد دیگرے تباہ و برباد ہوتی رہیں گی۔ بالآخر ایک سلطنت تا ابد برقرار رہنے کے لیے ظہور میں آئے گی۔	
۱۲۴۸	مولانا نے حاشیہ پر مورت کھینچ کر بات واضح کر دی ہے۔ انھوں نے جسم کے ہر ایک حصّہ کے مقابل جو الگ الگ دھات کا بنا ہوا قرار دیا گیا ہے، ایک ایک ملک کا نام لکھ دیا ہے یعنی یہی وہ ممالک ہیں جہاں مختلف سلطنتیں نمودار ہوں گی اور بعد میں یکے بعد دیگرے نیست و نابود ہو جائیں گی۔ فقط تا ابد قائم رہنے والی سلطنت اسلام کی ہوگی۔	
۱۳۴۸	صفنیاہ نبی کی کتاب۔ خدا اپنے بندوں سے مخاطب ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے ناپسند قوم تم عقل سے کام لو اور تأمل کرو اس سے پہلے کہ قہر نازل ہو اور تباہی آئے۔	"لعلم یرشدون، لعلهم یتذکرون"
۱۳۲۱	ابتدائی سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک غریب اور مسکین قوم چھوڑی جائے گی جو خدا کے نام پر بھروسہ رکھے گی۔	"ظہور عرب"
۱۳۲۵	زکریاہ نبی کی کتاب۔ دارا کے دوران حکومت میں خداوند کا کلام زکریاہ کو پہنچا۔ انھوں نے لوگوں سے کہا کہ خداوند تمہارے بزرگوں اور باپ دادوں سے	"اذکرونی اذکرکم" "من تقرب الی شبرا تقربت الیه ذراعا"

	سخت ناراض ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم میری طرف پھرو تو میں بھی تمہاری طرف پھروں گا۔	
	نیا عہد نامہ	
۱۶۰	لوقا کی انجیل۔ متنِ کتاب میں ایک عنوان "مختلف نصیحتیں" کے نام سے ہے، وہاں پانچویں سطر میں درج ہے کہ آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے آسان ہے۔	"متیٰ ۵ باب ۱۸ تا آخر"
۲۲۱	یوحنا کی انجیل۔ آخری چند سطروں میں لکھا ہے کہ انھوں نے مجھ سے بے سبب عداوت کی لیکن جب وکیل آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی حق کی روح جو باپ کی طرف سے نکلتی ہے۔ وکیل اور آخری جملہ پر لائن کھنچی ہوئی ہے۔	"فارقلیط" "الحاق"
۲۲۲	دوسرے پیرے میں لکھا ہے کہ پہلے باتیں تمثیلوں میں کہی جاتی تھیں لیکن وہ وقت بھی آ گیا جب صاف صاف خبریں دی جائیں۔	"ظہورِ اسلام"
۲۲۳	یسوع دعا کر رہے ہیں اور کہہ رہے کہ اے قدوس باپ اپنے اس نام کے واسطے سے جو تو نے مجھے بخشا ہے، ان کی حفاظت کر جب تک میں ان کے ساتھ رہا تیرے نام کے وسیلے سے میں نے ان کی حفاظت کی ہے۔	"كنت الرقيب عليهم"
۲۲۷	شروع ہی میں پیلاطس اور یسوع کے مذاکرات کا بیان ہے۔ پیلاطس نے پوچھا کہ کیا تو بادشاہ ہے۔ یسوع نے جواب دیا تو خود کہتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔ میں اس لیے پیدا ہوا ہوں اور اس لیے دنیا	"لتكونوا شهداء على الناس"

	میں آیا ہوں کہ حق کی گواہی دوں۔	
۲۹۸	رومیوں کے نام پولس رسول کے خط میں کہا گیا ہے کہ خدا نے اپنے یسوع مسیح کی نسبت وعدہ کیا تھا جو جسم کے اعتبار سے تو داؤد کی نسل سے پیدا ہوا لیکن پاکیزگی کی روح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی اٹھنے کے سبب قدرت کے ساتھ خدا کا بیٹا ٹھہرایا گیا۔	"جیسا کہ ہم مسیح کے ہیں اور مسیح خدا کا ہے، خواہ مضاف حذف کریں، خواہ نہ کریں یونہی اپنا اکلوتا ضمیر ہے بلکہ ایک مقام میں صرف اکلوتا آیا ہے۔ یوحنا۔ ا"
۳۷۴	گلتیون کے نام پُولس رسول کے خط میں کہا گیا ہے کہ شریعت سے نہیں بلکہ ایمان سے راست بازی حاصل ہوتی ہے۔ مسیح نے ہمارے لیے لعنتی بن کر اور ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔	"جو پھانسی دیا جائے اور لکڑی پر لٹکایا جائے ملعون اور لعنتی ہے۔"
۳۸۲	افسیون کے نام پُولس رسول کے خط میں کہا گیا ہے کہ مسیح یسوع کی وجہ سے لوگ خدا کے قریب ہو گئے اور ان کو دولتِ ایمان حاصل ہو گئی۔	"چنانچہ اپنا جسم دے کر دشمنی کو یعنی شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا تاکہ وہ صلح کروا کے دو سے [کذا] آپ میں ایک نیا انسان بنا دے۔"